© rasailojaraid.com

میں چیچن عوام کا قتل عام ہو رہا تھا وہ دور انسانوں کا نہیں بلکہ سنگلاخ اور سنگدل پتھروں کا دور تھا۔ جس پر نہ کسی نے ظالم کے ہاتھ کو روکا نہ ٹوکا اور نہ ہی کسی کی آنکھ نے چند آنسو بہائے اور نہ کسی کونے سے آہ و فغاں کی آواز اٹھی۔

رمضان المبارک جیسے بابرکت مہینے کی آمد آمد ہے۔ جس وقت ہمارا خوانِ نعمت سحر و افطار کے وقت نعمتوں سے لبریز ہوگا اسی وقت چیچنیا میں ہمارا کوئی مسلمان بہن یا بھائی یا بچہ بھوکوں اور فاقوں سے موت کی آغوش میں جارہا ہوگا۔ یا پھر روسی ٹینکوں تلے روندتا چلا جارہا ہوگا۔ یا انکی بے رحم بمباری کی زد میں ہوگا۔

مغربی دنیا اکیسویں صدی کا جشن اسلئے اس زور و شور سے منارہی ہے تاکہ گروزنی کے کھنڈرات سے اٹھتی ہوئی آہیں اور فریاد و فغاں کا دھواں انہیں محسوس نہ ہو۔ اور انکے رنگ میں بھنگ نہ پڑے۔ ؎ در مجلس خود راہ مدہ ہمچو منے را　　افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

قانونِ مکافاتِ عمل اور آمر نواز شریف مجرموں کے کٹہرے میں

تو منکرِ قانونِ مکافاتِ عمل تھا　　لے دیکھ تیرا عرصہ محشر بھی یہیں ہے

جادۂ عظمت و اقتدار پر متمکن "متکبر و جبار مغل شہنشاہ" سرپٹ دوڑتا ہوا اسلامی، ملکی حدود و قیود کو روندھتا چلا جارہا تھا اور قدرت نے بھی بطور امتحان اسکی رسی ڈھیلی چھوڑ رکھی تھی۔ اقتدار کی مست اڑانوں نے نواز شریف کو زمین و فرش پہ رہنے سے بے نیاز بنا کر (بزعم خود) عرش کے مکینوں کے ہمدوش کر دیا تھا۔ جہاں سے اس خدا فراموش اور خود فراموش فرعون کو دین و مذہب، ملک و ملت، آئین و دستور اور قوم و رعایا حقیر و فقیر نظر آرہے تھے۔ حالانکہ اصل شریفوں کے سر عزتوں اور عظمتوں کی شرف یابی پر بارگاہ خداوند میں پھلوں سے بھری ٹہنی کی طرح جھک جاتے ہیں لیکن اس خاکی پتلے کے کاسہ سر میں تواضع، عجز و انکساری اور جذبہ خدمت خلق کے بجائے کبریائی غرور و تکبر نخوت و حشمت، نمود و نمائش اور ضد و انتقام کا بھوت سوار ہوگیا تھا۔ عرصہ

© rasailojaraid.com